بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

ان اللہ قال صح لکہ وقت مسیحہ وما ترے من لدنہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

چو گویم اِنتو گرائی چہار در قادیان ٹو بینی

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۸ | ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۳ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات۔ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۶

ای جہاں منتظر خوش باش کامد فلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

قیمت خاص معاونین خود بخود ۵ روپے سالانہ عطا کرتے ہین۔ عام قیمت سالانہ ع؎ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین۔ وہ بخوشی قبول کیا جائے گا

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط وکتابت بنام مینجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارش کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

ناظرین اخبار اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم ما مسلمانیم از فضل خدا اور دس شعر بالتزام لکھا کرتے تھے مینے اس خیال پر کہ اخباری رنگ مین یہ کوئی تازہ بات نہین ہے اور اس سے ممکن ہے کہ بعض لوگ ظن کرین کہ اخبار کو پُر کرنے کے واسطے ہر اخبار مین یہ لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کو درج کرنا بند کر دیا اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے لیکن اب بعض دوستون کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین۔ کہ وہ سلسلہ عمدہ تہا۔ مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے تھے۔ کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے۔ اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے۔ اس واسطے صاحبان رائے سے استفسار کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین۔ بعد مشورہ جیسا قرار پائے گا۔ اس پر عمل کیا جاوے گا۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۱عہ	دعہ	دعہ	دعہ	عہ
نصف صفحہ	دعہ	دعہ	ہہعہ	عہ	۵
پورا کالم	ربعہ	عہ	عہ	۵	عہ
نصف کالم	عہ	ربعہ	ہعہ	للعہ	ع؎
ربع کالم	دعہ	عہ	۵	عہ	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؎۔ لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جائیگا۔ ضمیمہ بحساب ۶ سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاویگا۔

ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کر لین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کو لینے سے انکار کر دے

اجرۃ۔ اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے

مستقل اشتہار دینے والونکو اخبار مفت بھیجا جائیگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو جس کے اشتہار کی اجرت عہ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا ہوگا

خدا کی تازہ وحی

۲۵ - مئی ۱۹۰۵ء - اُرِیْدُ مَا تُرِیْدُوْنَ

۲۶ - مئی ۱۹۰۵ء - فرمایا گھر میں طبیعت علیل تھی بہت سر درد بخار اور کھانسی ہی تھی - لوگوں کے لئے ابتلا کا خوف ہوتا ہے - میں نے رات بہت دعا کی -

(شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کرکے) آپ کے لئے بھی دعا کی تھی - پہلے تو ایک مشتبہ سا الہام ہوا - معلوم نہیں کس کے متعلق ہے - اور وہ یہ ہے

(۱) شَرُّ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

(ترجمہ) شرارت ان لوگوں کی جن پر تونے انعام کیا

(۲) میں ان کو سزا دوں گا

(۳) میں اس عورت کو سزا دونگا

معلوم نہیں - یہ کس کے متعلق ہے - اس کے بعد گھر والوں کے متعلق یہ الہام ہوا

رَدَّ اِلَیْہَا رُوْحَہَا وَرَیْحَانَہَا

اِنِّیْ رَدَدْتُ اِلَیْہَا رُوْحَہَا وَرَیْحَانَہَا

رؤیا - اسی وقت جب کہ مذکورہ بالا الہام ہوا - دیکھا کہ کسی نے کہا - کہ آنے والے زلزلے کی یہ نشانی ہے - جب میں نے نظر اٹھائی - تو دیکھا - کہ اس چار سے خیمہ کے سر پر سے جو باغ کے قریب نصب کیا ہوا ہے - ایک چیز گری ہے خیمہ کی چوب کا اوپر کا سرا وہ چیز ہے - جب میں نے اٹھایا تو وہ ایک لونگ ہے - جو عورتوں کے ناک میں ڈالنے کا ایک زیور ہے - اور ایک کاغذ کے اندر لپٹا ہوا ہے - میرے دل میں خیال گذرا کہ یہ ہمارے ہی گھر کا مدت سے کھویا ہوا تھا - اور اب ملا ہے - اور زمین کی بلندی سے ملا ہے - اور یہی نشانی زلزلہ کی ہے -

۲۷ - مئی ۱۹۰۵ء - عبد القادر رضی اللہ عنہ

اری رضوانہ - اللہ اکبر

پہلی وحی کے متعلق فرمایا کہ خدا اپنی کچھ قدرتیں میرے واسطے ظاہر کرنے والا ہے - اس واسطے میرا نام عبد القادر رکھا - رضوان کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ کوئی فعل دنیا میں خدا کی طرف سے ایسا ظاہر ہونے والا ہے - جس سے ثابت ہو جائے اور دنیا پر روشن ہو جائے - کہ خدا مجھ پر راضی ہے - دنیا میں بھی جب بادشاہ کسی پر راضی ہوتا ہے - تو فعلی رنگ میں ہی اس رضامندی کا کچھ اظہار ہوتا ہے - اس کے معنے یہ ہیں - کہ اس کی رضا پر دلالت کرنے والے افعال دیکھتا ہوں

مومن کو اللہ تعالیٰ کی رضا بہت پیاری ہے - ایک حدیث میں آیا ہے کہ مومنین جب بہشت میں داخل کئے جائیں گے - تو ان سے کہا جائیگا - کہ اب مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو - تو وہ عرض کریں گے - کہ اے رب تو ہم پر راضی ہو جا - جواب ملیگا - اگر میں راضی نہ ہوتا - تو تم کو بہشت میں کس طرح داخل کرتا -

۲۸ - مئی ۱۹۰۵ء - رؤیا - شیخ رحمت اللہ صاحب کی ایک گھڑی میرے پاس ہے - اور ایک ایسی چیز جیسے ترازو کے دو پلڑے ہوتے ہیں - شل جیبوروں کے بیٹھکی کے - میں ایک ڈولی میں بیٹھا ہوا ہوں - پھر کسی نے میاں شریف احمد کو اس میں بٹھا دیا - اور اس کو چکر دینا شروع کیا - اتنے میں گھڑی گر گئی - اور اس جگہ قریب ہی گری ہے میں کہتا ہوں - کہ اس کو تلاش کرو - ایسا نہ ہو کہ محمد حسین تلاش کرے

فرمایا - کہ خیال گذرتا ہے - کہ شائد گھڑی سے مراد وہ ساعت ہے - جو زلزلہ کی ساعت ہے - جو معلوم نہیں واللہ اعلم - اور وہ رحمت کی ساعت ہے - یعنی یہ ساعت ہلاک کے واسطے رحمت الٰہی کا موجب ہوگی

تاثیر الہامی اسم اعظم

برادر مخدوم و مکرم مفتی صاحب - السلام و علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - میری التماس ہے کہ اگر اخبار بدر میں شائع فرمادیں گے - تو میرے خیال میں بعض کے ترقی ایمان کا باعث ہوگا - ریاست کپور تھلہ میں بوقت طاعون ہے راقم گوشت خریدنے کے واسطے بازار گیا - جس دوکان سے میں گوشت لینا چاہتا تھا - اس قصائی کا نام (فضلا) ہے - اس نے مجھے کہا - کہ میرا برادر زادہ جسے (خیرا) قصائی کا فرزند جس کی عمر تخمیناً انیس ۱۹ سال ہے - اس وقت بعارضہ طاعون مبتلا ہے - حضرت مرزا صاحب سے اس کی صحت کے واسطے دعا کرائی جاوے - میں نے جماعت کپور تھلہ کے سامنے اس کی استدعا کو پیش کیا - سب نے نماز میں اس مریض کی صحت کے واسطے دعا کی - اور راقم اپنی قلم سے الہامی اسم اعظم لکھ کر مریض کے گھر گیا - اس کے والد کو اندر سے بلایا - اور مریض کا حال پوچھا - اس وقت مریض کی حالت سخت ردی تھی - میں نے کہا کہ بسم اللہ کرکے یہ اسم اعظم مریض کے جس جگہ گلٹی نکلی ہے - باندھ دو چنانچہ اس نے باندھ دیا - کپور تھلہ کے ہر ایک احمدی بھائی نے وعدہ کیا - کہ نماز تہجد میں اس مریض کے واسطے دعا کی جاوے - راقم کو خواب میں بتلایا گیا (بانگ کوئی پڑھو والسلام علیٰ ابراہیم) اور دل میں القا ہوا - کہ یہ مریض بچ جائیگا میں صبح کو جماعت کے بھائیوں سے ملا - اور اپنا خواب سناتے ہوئے مجھکو شرم آتی تھی - کہ میں تو رات کو مریض قریباً مردہ دیکھ کر آیا تھا - اب خواب اس کی نسبت مذکورہ بالا بیان کرتا ہوں - اس کے بعد میں مریض کے وارثان کے پاس گیا - اور حال پوچھا - تو انہوں نے حضرت اقدس کی ہزار جان سے تعریف اور توصیف کی - اور صدق دل سے مجھکو سلام کیا - آخر یہ کہ مریض بالکل صحت یاب ہو گیا - مگر افسوس کہ اس قصاب نے اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا - اس کے بعد اس (فضل) کی برادر زادی مریض سابقہ کی حقیقی ہمشیرہ طاعون میں مبتلا ہوئی - اور فوت ہو گئی - اس کے بعد خود اس فضل کی ہمشیرہ طاعون میں مبتلا ہو گئی اور فوت ہو گئی - پھر اس کو وعدہ یاد دلایا گیا - پھر بھی اس نے لیت و لعل کیا - دوسرے روز اس کا فرزند طاعون میں مبتلا ہو گیا - طبیبوں کے پاس گیا - علاج کا خواہش مند ہوا انہوں نے جواب دیا - مجبور زیر شرم ہو کر احمدی جماعت کی طرف پھر آیا - اور اپنے مریض فرزند کے واسطے دعا کی استدعا کی - اس کے بعد میں تو قادیان چلا آیا ہوں - مریض کا حال خدا جانے کیا ہوا - پہلا مریض بفضل خدا بہ برکت الہامی اسم اعظم اس وقت تک تندرست صحیح سالم ہے

راقم اثم - فیاض علی احمدی - ریاست کپور تھلہ

دل چسپ اخبار

روس نے جو جہازوں کا بیڑا جاپان کے ساتھ لڑائی کرنے کے واسطے بھیجا ہے - اس کا امیر البحر بیمار ہو گیا ہے - اور نیا امیر البحر وہاں سے آتا ہے - افواہ ہے - کہ پہلا مر گیا ہے

کلکتہ میں سخت گرمی ہے - ۲۰ - مئی کو ۱۰۰ درجہ کی گرمی تھی - طاعون کی تخفیف ہے - پر گرمی کی شدت کی تکلیف بھی اس سے کم نہیں ہے

کانگڑہ - ۱۶ - مئی کو آدھ گھنٹہ تک سخت ژالہ باری ہوئی فصل کو سخت نقصان ہوا - اور لوگوں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے

جاپانی طیار ہیں کہ روسی بیڑے پر فوراً آگے بڑھکر حملہ کریں

سرکاری خبر کے مطابق ہفتہ مختتمہ ۱۳ - مئی ۱۹۰۵ء میں پنجاب میں مفصلہ ذیل تعداد طاعونی موتوں کی ہوئی ضلع جالندھر ۲۷۷۳ ضلع ہوشیار پور ۱۱۹۲ ضلع گورداسپور ۱۶۹۵ - ضلع سیالکوٹ ۱۳۰۵ ضلع لاہور ۲۸۴ - ضلع لدھیانہ ۳۹ - ۲۵ - ضلع ۷۷۰ - ضلع فیروز پور ۸۲۰ ضلع امرتسر ۱۳۴ - ضلع گجرات ۱۷۳ - ضلع جھنگ ۸۶ - ضلع گوجرانوالہ ۲۰۲۲ - ضلع راولپنڈی ۸۰ - ضلع شاہ پور ۶۵۴ - کرنال ۵ - ۸۰ - گوڑگاؤں ۱۰۱۳ - حصار ۱۰۱ - رہتک ۸ - ۲۱۲ - جہلم ۷ - دہلی ۲۹۲ - منٹگمری ۷۷ - ملتان ۳ ڈیرہ غازیخاں ۱۶ - لائل پور ۷۸ - ریاست پٹیالہ ۱۵۵۳ - ریاست کپور تھلہ ۲۸ - ریاست مالیر کوٹلہ ۱۵۰ - ریاست جیند ۸۱۵ - ریاست کلیسہ ۱۰۴ - ریاست نابھہ ۵۴۵ - ریاست پٹوری ۶۵ - میزان ۲۰۲۸۰ - اس سے پہلے ہفتہ میں پنجاب میں تین لاکھ ایک ہزار ستائیس موتیں ہوئی ہیں - (اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء)

ڈاک ولایت

ذیل میں ہم انگلینڈ کی ایک معزز لیڈی کے دو خطوط درج کرتے ہیں جن میں سے ایک بخدمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آیا ہے۔ اور دوسرا بخدمت حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے آیا ہے۔ ان کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ ہمارا رسالہ ریویو آف ریلیجنز دنیا میں کیا کام کر رہا ہے۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب۔ جب پہلے پہلے آپکی بابت پڑھا تو مجھے آپ کی طرف لکھنے کا شوق ہوا۔ لیکن یہ مجھے کچھ نہ سوجھتا تھا۔ کہ میں مسیح موعود جیسے کو کیا بات لکھوں۔ میں نے آپ کی تعلیمات کا کچھ حصہ ریویو آف ریلیجنز کے پرچوں میں پڑھا ہے جو مجھے قادیان سے باقاعدہ بھیجے جاتے ہیں۔ میں خوش ہوں۔ کہ خدا کی سچائی ظاہر ہو رہی ہے یعنی وہ پاک مذہب جس کی عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تھی۔ موجودہ وقتوں کے مذاہب اُن سچائیوں سے دور جا پڑے ہیں جو پہلے دی گئی تھیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے۔ جس کی بابت خدا نے کہا تھا "میں زمین کو خطرناک طور سے ہلانے کے لئے اُٹھوں گا"۔ **اب تو ہر چیز بدلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ مذہبی دُنیا بھی اور مُلکی دُنیا بھی۔** مجھے یہ پڑھکر خوشی ہوئی ہے۔ کہ آپ امن اور صلح کی تعلیم دے رہے ہیں۔ میں اکثر تعجب کیا کرتی تھی۔ کہ تلوار حقیقی مذہب کو کیسے قایم رکھ سکتی ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اپنی جان کی حفاظت کرنے کے واسطے گاہے گاہے اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے اس بات سے خوشی حاصل ہوئی ہے کہ آپ ممالک انگریزی میں رہتے ہیں۔ جہاں اپنے مافی الضمیر کے انکشاف کی اجازت ہے۔ اور مذہبی عقاید کے واسطے کسی قسم کا تشدد اور تکلیف نہیں ہے۔ میں نے اضلاع متحدہ امریکہ میں ۸ سال گذارے ہیں اور سنہ ۱۸۹۳ء میں شکاگو کے ورلڈ فیر (تمام دنیا کا میلہ) کے وقت مذاہب کی پارلیمنٹ میں۔ میں موجود تھی۔ فارس کے مصلح مسلمانوں کا وہاں ذکر ہوا تھا۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ آیا آپ کی جماعت کے لوگ بھی وہاں تھے یا نہیں۔ لیکن اس بات کا چنداں مضایقہ نہیں۔ کیونکہ آپ کئی سال سے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں نے اُس بات کی نسبت پڑھا ہے جس کی بابت آپ نے ۲۵ سال پہلے پیشگوئی کی تھی۔ میں ان عمدہ باتوں کو جو ریویو آف ریلیجنز میں ہوتی ہیں پڑھکر محظوظ ہوئی ہوں۔ اور مجھے اُمید ہے کہ آپ اپنے کام میں جس سے میری مراد اس زمانہ کی سچائی اور علامات کا اظہار کرنا ہے کامیاب ہوجائینگے۔

خدا کے کام میں آپ کی خادم

ایس۔ اے۔ ایچ۔ وے

مانچسٹر انگلینڈ

جناب مرزا محمد علی صاحب۔

آج صبح مجھے آپ کا نوازشنامہ پہونچا۔ میں اُسے پڑھکر خوش ہوئی ہوں۔ اور ریویو آف ریلیجنز کے لئے میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں کیونکہ وہ مجھے اس وقت سے بالالتزام پہونچ رہا ہے۔ جبکہ آپ نے مجھے مہربانی کر کے پہلا پرچہ ارسال کیا تھا۔ پرچہ مارچ کو پہونچے ہوئے تین ہفتے گذر گئے ہیں۔ میں بڑا تعجب کرتی تھی۔ کہ آپ کا اس خوفناک زلزلہ میں کیا حال ہوا ہوگا۔ کیونکہ میں نے اخباروں میں پڑھا تھا۔ کہ لاہور کو سخت گزند پہونچا ہے میں نے ریویو آف ریلیجنز میں پڑھا ہے کہ **مرزا غلام احمد صاحب** نے پچھلے سال پیشگوئی کی تھی۔ کہ ملک پر ایک آفت آنیوالی ہے۔ ایک یا دو دن گذرے میں نے آپکو لکھنا شروع کیا تھا۔ مجھ میں ریویو آف ریلیجنز کے پڑھنے کا مذاق پیدا ہوگیا ہے۔ کیونکہ اس میں مجھے نئی نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ جنسے میں خوش ہوئی ہوں۔ مجھے مولوی **عبد اللطیف صاحب** کی خطرناک موت کا حال پڑھکر افسوس ہوا۔ کیونکہ وہ اسواسطے قتل کیا گیا ہے کہ جہاد کے پھیلانے پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اور غازی مہدی کا قایل نہ تھا۔ مجھے اس بات کے پڑھنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ وہاں دو لاکھ آدمی ایسے ہیں۔ جنکا ایمان ہے۔ کہ جہاد اور غازی مہدی کے عقاید اسلامی عقاید نہیں ہیں۔ میں نے مارچ کے پرچہ میں ان باتوں کی بابت پڑھا تھا۔ مجھے یہ پوچھنے کی اجازت دیں کہ آیا وہ گورنمنٹ جس کی بابت آپنے ذکر کیا ہے۔ انگریزوں کی گورنمنٹ ہے یا اور کوئی۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ یہ مصلح انگریزی حکومت کے ماتحت رہتے ہیں جہاں اپنے مافی الضمیر کے اظہار کی اجازت ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ بہاؤ اللہ کے مریدوں نے غلط راہ اختیار کی ہے میں جاننا چاہتی ہوں کہ کسطرح اور کہاں؟ میں نے دعا کی ہے کہ مجھے سچا راہ دکھا دیا جاوے یعنی خدا کی سچائی۔ خواہ کسی ذریعہ سے حاصل ہو۔ اور مجھے ایک امر کے بعد دوسرا امر سوجھایا جاتا ہے۔ بہاؤ اللہ کے مرید بھی جہاد کے قایل نہیں اور نہ ہی وہ کسی غازی مہدی پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ ان کی تعلیم یہ ہے۔ کہ تمام قوموں کے ساتھ صلح رکھی جاوے جیساکہ بہاؤ اللہ نے کیمبرج واقعہ انگلستان کے پروفیسر برون کے ہمراہ ایک عام جلسہ میں کہا تھا۔ اُسکے مریدوں میں سے کئی اپنے عقاید کی وجہ سے بے رحمی سے شہید کئے گئے ہیں۔ اور کچھ ابتک قیدخانوں میں ہیں۔

میں **مرزا غلام احمد صاحب** کو خوشی سے خط لکھونگی۔ چونکہ آپ کہتے ہیں۔ کہ میرے خط کا ترجمہ اُنہیں سنا دیا جائیگا اور جواب اُن کے حسب ہدایت دیا جائیگا۔ میرا یقین ہے کہ وہ اچھے آدمی ہیں اور اپنے دعاوی میں صادق ہیں۔ کیا میں مفصلہ ذیل باتیں پوچھ سکتی ہوں؟۔

اول یہ کہ کیا وہ ہندوستان کے رہنے والے ہیں اور کیا وہ عربی بولتے ہیں۔

دوم یہ کہ کیا وہ فقرے جو آپکے رسالے میں یا آپ کے خط کے عنوان پر ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں ہوتے ہیں۔ میں دیکھتی ہوں۔ کہ آپ عیسائیوں کی تاریخ اور سال کو استعمال کرتے ہیں۔ بہت سے امور ہیں جنکی بابت میں لکھنا چاہتی ہوں۔ لیکن مجھے یکدفعہ ہی بہت کچھ لکھنا نہیں چاہئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ پُرانی باتوں کو رد کیا جاوے۔ تاکہ نئی باتیں اُنکی جگہ لے لیں۔ سچائی سامنے آرہی ہے۔ پیشگوئی کے ایّام تقریباً پورے ہوچکے۔ مبارک ہیں وے جو زمانہ کی علامات کو بہ نظر غور دیکھ رہے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ کا خط مجھے پھر ملے گا۔

آپکی خیرخواہ

ایس۔ ٹی۔ ایچ۔ وے

۱۲ مونٹ سٹریٹ۔ پنڈلٹیبری مانچسٹر انگلینڈ

مورخہ ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء

خریداران اخبار

بروقت خط وکتابت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ بغیر اسکے خط وکتابت کی تعمیل میں بہت دقت اور دیر واقع ہوجاتی ہے۔ اخبار پر ایک رجسٹر ڈایل نمبر ہوتا ہے۔ وہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے خریدار کا نمبر نہیں۔ ہر خریدار کا جدا نمبر ہوتا ہے خریداران کو چاہئے۔ کہ اپنا نمبر دیا کریں۔ اور نیز تبدیلی مکان کے وقت اپنا پتہ پورا اور صحیح لکھا کریں۔ اور ڈاکخانہ کا نام لکھنا بہت ضروری ہے۔

۲۰ مئی ۱۹۰۵ء (**ڈائری**) ایک خادم نے عرض کی کہ مخالف حضور کی نسبت جھوٹی خبریں بیماری وغیرہ کی شایع کرتے رہتے ہیں اور ہمیں سناتے ہیں۔ فرمایا۔ مخالفین خواہ مخواہ ایسی بات کرتے ہیں جس سے تمکو اشتعال پیدا ہو اور لڑائی ہوجائے۔ ایسے فتنوں سے بچنا چاہئیے اور صبر کرنا چاہئیے۔ جو شخص کسی پر تہمت لگاتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک کہ اس میں گرفتار نہ ہوجائے۔

ایک خادم نے عرض کی کہ تمام تسموں کے دردوں کیواسطے یہ بڑا عمدہ علاج ہے کہ بھوجی کی رٹ ہو اسپر الحمد لکھا جائے۔ وغیرہ وغیرہ فرمایا۔ یہ توجہ کا ایک قسم ہے۔ مگر یاد رکھو کہ دعا جیسی پاک صاف اور شرک سے خالی کوئی توجہ نہیں۔ دوسرے قسم کی توجہوں میں انسان کا بھروسہ اشیاء پر ہوتا ہے۔ جب قبلہ حقیقی کی طرف توجہ ہو تو بہرے فایدہ ہے۔

فرمایا۔ انگریزی میں سونے کو گولڈ کہتے ہیں جس کے لکھنے میں انگریزی حروف ج و ل د استعمال ہوتے ہیں۔ یہ عربی لفظ دجال کا مقلوب ہے۔ عربی میں دجال سونے کو کہتے ہیں

اس زمانہ کے عجائبات کا تذکرہ تھا۔ کہ ریل تار ڈاک وغیرہ سے کسقدر سہولتیں پیدا ہوگئی ہیں۔ فرمایا۔ اسی واسطے ہمکو الہام ہوا تھا کہ الم نجعل لك سهولة في كل امر۔ کیا ہم نے تیرے واسطے ہر امر میں سہولت نہیں کر دی حقیقت میں یہ اشیاء کسی کے واسطے ایسی مفید نہیں ہوئیں جیسی کہ ہمارے واسطے ہوئی ہیں کیونکہ ہمارا مقابلہ دین کا ہے۔ اور ان اشیاء سے جو نفع ہم اٹھاتے ہیں وہ دائمی رہنے والا ہے۔ لوگ بھی چھاپے خانوں سے فایدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن ان کے اغراض دنیوی اور ناپایدار ہیں۔ برخلاف اسکے ہمارے معاملات دینی ہیں اس واسطے یہ چھاپے خانے وغیرہ جو اس زمانہ کے عجائبات ہیں۔ دراصل ہمارے ہی خادم ہیں

فرمایا۔ آج رات یہ وحی ہوئی **اریدُ ما تریدون**۔ میں ارادہ کرتا ہوں جو تم ارادہ کرتے ہو۔ چونکہ ہمارے ارادے سب دوستوں کے واسطے مشترک ہیں۔ جن کے لئے ہم دعائیں کرتے ہیں۔ اسواسطے اس میں سب کے واسطے بشارت ہے۔ یہ وحی قبولیت دعا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یعنی تمہارے ارادے کے موافق ہمارا ارادہ ہے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب نے عرض کی۔ کہ یہ قرآن شریف کی اس وحی کے مطابق ہے کہ **اینما تولوا فثم وجه الله**۔

شیخ رحمت اللہ صاحب کو فرمایا کہ ہم آپکے واسطے دعا کرتے ہیں آپ بھی اسوقت دعا کیا کریں۔ ایک تو رات کو تین بجے تہجد کے واسطے خوب وقت ہوتا ہے۔ گو کیسا ہی کمزور ہو۔ تین بجے اٹھنے میں اسکے لئے حرج نہیں۔ اور دوسرا جب اچھی طرح سورج چمک اٹھے۔ تو اسوقت ہم بیت الدعا میں بیٹھتے ہیں۔ یہ دونوں وقت قبولیت کے ہیں۔ نماز میں تکلیف نہیں۔ سادگی کے ساتھ اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرے۔

فرمایا۔ ایک مرتبہ میں نے خیال کیا کہ صلوٰۃ میں اور دعا میں کیا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے **الصلوٰة هي الدعاء۔ الصلوٰة مخ العبادة** یعنی نماز ہی دعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔

جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لئے ہو تو اسکا نام صلوٰۃ نہیں لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اسکی رضا کو مدنظر رکھتا ہے۔ اور ادب انکسار تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اسکی رضا کا طالب ہوتا ہے۔ تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے۔

اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان رضائے الٰہی کو حاصل کرے۔ اسکے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے۔ یہ اسواسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیوی مشکلات بعض وقت دینی معاملات میں حارج ہوجاتے ہیں۔ خاص کر خامی اور کچے پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں۔ صلوٰۃ کا لفظ پُرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ویسی ہی گدازش دعا میں پیدا ہونی چاہئیے۔ جب ایسی حالت کو پہونچ جائے۔ جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اسکا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں وساوس اور ادھر ادھر کے خیالات بہت پیدا ہوتے ہیں۔ فرمایا اس کی اصل جڑ امن اور غفلت ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے عذاب سے غافل ہو کر امن میں ہوجاتا ہے۔ تب وساوس ہوتے ہیں دیکھو زلزلہ کے وقت اور کشتی میں بیٹھ کر جب کشتی خوفناک مقام پر پہونچتی ہے۔ سب اللہ اللہ کرتے ہیں اور کسی کے دل میں وساوس پیدا نہیں ہوتے۔

ذکر آیا کہ بعض جگہ مخالفین ہماری جماعت کے لوگوں کو بہت دکھ دیتے ہیں اور بڑی بڑی ایذا رسانی کرتے ہیں فرمایا خدا تعالیٰ کے آگے کسی کا نابود کرنا کچھ مشکل نہیں۔ لیکن جس کی طاقتیں بڑی ہوتی ہیں اسکا حوصلہ بھی بڑا ہوتا ہے لیکن ایسے آدمیوں کا وجود بھی ضروری ہے۔ اعداء کا وجود انبیاء کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے۔ قرآن شریف کے جو تیس سیپارے ہیں اسکے اکثر حصہ نزول کا سبب اعدا ہی ہوئے۔ اگر سب ابوبکر کی طرح آمنا وصدقنا کہنے والے ہوتے تو چند آیتوں پر یہ سلسلہ ختم ہوجاتا۔ مخالفت کے واسطے جیسے صاف پانی کی ضرورت ہے۔ ویسے ہی کچھ کھاد کے لئے گند کی بھی ضرورت ہے۔ بہت سی آسمانی سرگرمی انہی لوگوں کی شرارتوں پر منحصر ہے۔ کوئی بھی نہیں جس کے اعدا نہیں ہوئے۔ نبی کے نفس کے واسطے یہ امر بہتر ہے۔ کیونکہ اس طرح اسکی توجہ بڑھتی ہے اور معجزات تائید و نصرت زیادہ ہوتے ہیں اور جماعت کے واسطے بھی مفید ہے کہ وہ پکے ہوجاتے ہیں۔ خدا کو دیر نہیں لگتی۔ کہ لاکھوں کروڑوں کو ایک آن میں تباہ کر دے۔ لیکن ضرورت کے سبب مخالفین کا وجود قایم رکھا جاتا ہے۔ جس شہر میں خاموشی سی ہو اس جگہ جماعت ترقی نہیں پکڑتی۔ خدا کی حکمتوں کو ہر ایک شخص نہیں پہچان سکتا۔

آجکل حضرت مسیح موعود ایک تازہ اشتہار کے لکھنے میں مصروف ہیں جس میں مخالفین کے ان اعتراضات کے جواب دئیے جائینگے جو انہوں نے حال میں بسبب جہالت اور تعصب کے پیشگوئی زلزلہ پر کئے ہیں۔

۲۲ مئی ۱۹۰۵ء آج کی تازہ وحی **دُدْ الدیار وجها و دیحا تها** کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ماضی کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ تمام سماوی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی امر کے ضرور آیندہ پورا ہو جانے کے متعلق کسی پیشگوئی کو ظاہر فرماتے وقت ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے۔ مثلاً قرآن شریف میں آیا ہے **تبت يدا ابي لهب وتب**۔ ابولہب کے دونو ہاتھ ہلاک ہوگئے اور وہ خود بھی ہلاک ہوگیا۔ یہ وحی الٰہی بطور پیشگوئی کے ایسے وقت میں نازل ہوئی تھی جب کہ ابولہب چنگا بھلا پھر رہا تھا۔ لیکن آسمان پر اسکے لئے ہلاکت کا حکم ہوچکا تھا۔ اسواسطے یہ بات ایسے طور پر بیان کی گئی کہ یہ کام ہوچکا ہے۔ پہلے ایک معاملہ آسمان پر ہوجاتا ہے اور پھر زمین پر اسکا ظہور ہوتا ہے۔ ایسا ہی ہمارا الہام **عفت الديار** والا تھا۔ یعنی مٹ گئے گھر۔ اگرچہ گیارہ ماہ پہلے یہ زلزلہ کی پیشگوئی تھی۔ تاہم چونکہ آسمان پر یہ فیصلہ ہوچکا تھا۔ کہ زلزلہ ضرور آئے گا۔ اسواسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ مکانات عارضی اور مستقل سب گر گئے اور نشان مٹ گئے۔ جو لوگ مثلاً پیسہ اخبار کے نامہ نگار وغیرہ اعتراض کرتے ہیں وہ اس محاورہ سے ناواقف اور جاہل ہیں یا جان بوجھ کر تعصب کے ساتھ ضد کرتے ہیں ورنہ یہ محاورہ سب زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ آتھم کے متعلق جب ہمنے پیشگوئی کی تھی۔ تو اس نے اسی مجلس میں کہا تھا کہ **میں تو مر گیا** باوجود عیسائی ہونے کے وہ ادب کا بہت لحاظ رکھتا تھا اور یہی سبب تھا کہ وہ ڈرتا رہا اور میعاد کے اندر مرنے سے بچ گیا۔ ابولہب کے متعلق صاف پیشگوئی نہ کی گئی تھی کہ وہ ہلاک ہوگیا۔ حالانکہ وہ جنگ بدر کے بعد طاعون

فرمایا۔ روح و ریحان سے مراد ہر قسم کی آسایش اور آسودگی ہوتی ہے۔ فقط

نورافشاں کے نور میں عجیب تاریکی نازل ہوئی ہے بڑے خفا ہوئے ہیں کہ مرزا صاحب نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور لکھتے ہیں کہ لاریب یہ جھوٹا اور مخالف مسیح ہے۔ اب مرزا کی وہ مرہم عیسیٰ کہاں جس کے وسیلے اُس نے اچھی کمائی پیدا کی؟

یہ طرز استدلال عیسائیوں کا بہت عمدہ ہے۔ خوب سمجھی کہ مرزا صاحب اس واسطے جھوٹے ہیں کہ انہوں نے مرہم عیسیٰ سے اچھی کمائی کی یا یہ کہ بعض مریدین مرزا صاحب طاعون سے فوت ہو گئے۔ بھلا جناب آپکو شاید بھول گیا ہوگا۔ یاد دلا دیتے ہیں کہ مسیح عیسیٰ کے شاگردوں میں ایک شمعون کوڑھی بھی تھے جو مرتے دم تک کوڑھی کے کوڑھی ہی رہے وہ تالاب کے چشمہ کا پانی جس پر اُس زمانہ کے بہت سے معجزہ نماؤں کی مانند یسوع کے معجزات کا دارومدار تھا بیچارے شمعون کے وقت کہاں گم ہو گیا تھا؟

اس کلمہ سے اڈیٹر نورافشاں نے یہی ظاہر کر دیا ہے کہ آپکے معلومات بہت وسیع ہیں اور یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ عیسائی صاحبان کی تحقیقات مذاہب غیر ہرگز اس قابل نہیں کہ اُسکو کوئی وقعت دی جائے۔ ایمانت کے تو یہاں کے مخالف بھی گواہ ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کا وجود باوجود امانت سے بالکل پاک اور بری ہے کہ وہ دوائیاں بنا کر فروخت کیا کریں ہاں مرہم عیسیٰ کے ذریعہ سے حضرت مرزا صاحب نے ایک اور اچھی کمائی کی ہے۔ جسکو نورافشانیوں کا دل جانتا ہے پر زبان اور قلم اُسکے اظہار سے قاصر ہے۔ اسواسطے ہم ہی اُن کے فائدے کے واسطے بیان کر دیتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے مرہم عیسیٰ کے متعلق صحیح معلومات موجودہ دنیا کے آگے رکھکر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی ہے اور خدا کے نبی عیسیٰ مسیح مرحوم و مغفور کی روح کو خوش کیا ہے۔ اُن معلومات میں سے دو ایک کا ہم اسجگہ ذکر کرتے ہیں:—

(۱) حضرت عیسیٰ کے حواری گو اُس رتبہ کو نہیں پا سکتے تھے جو آنحضرت نبی کریم صلعم کے اصحاب کو حاصل ہوا جنہوں نے الٰہی منشاء ... کی خاطر اپنی جانیں خوشی کے ساتھ دیدیں تاہم وہ حواریین ایسے بے وفا اور بزدل بھی نہ تھے۔ جیسا کہ متی۔ مرقس وغیرہ قصہ گوؤں نے اپنی کہانیوں میں اُنپر الزام لگائے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے نبی کی مصیبت کو دیکھکر جس کا چارہ اُن کے ہاتھ میں نہ تھا بہت ہی غمگین رہے۔ اور بڑی خیرخواہی کے ساتھ اُسکے زخموں کے واسطے ایک ایک دوائی اکٹھی کی اور مرہم طیار کی اور اُسکے زخموں پر باندھی جس سے زخم جلد اچھے ہو کر حضرت مسیح اُس لمبے سفر کے لایق ہو گئے۔ جو انہوں نے غالباً پیادہ پا شام سے کشمیر تک کیا۔ یہ مرہم طب کی پرانی لاطینی کتب میں بھی موجود ہے اور اُسکو لاطینی زبان میں ایپاسٹولورم انگیوانٹم یعنی مرہم حواریین کہتے ہیں۔

(۲) حضرت مسیح اس الزام سے پاک ہیں جو یہودنے اُنپر لگایا۔ کہ یہ جھوٹا نبی ہے۔ اور متی۔ مرقس نے اس کی تصدیق کی۔ کیونکہ بظاہر دوستی کا اظہار کرتے ہوئے قصے کو ایسے رنگ میں ڈھکایا۔ کہ خفیہ گہری چوٹ کر گئے۔ اور کئی ایک اِس قسم کی باتیں لکھ گئے جن سے ابطال نبوت ثابت ہو۔ مثلاً لکھ دیا کہ مسیح نے ساری رات رو رو کر سجدہ میں گر گر زمین پر اوندھا گر گر کر دعائیں کیں کہ یہ پیالہ ٹل جائے پھر بھی مسیح صلیب پر مر گیا۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ نبی کی ساری رات کی دعا قبول نہوئی۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

برخلاف اِسکے حضرت مرزا صاحب نے ثابت کر دکھایا ہے کہ حضرت مسیح کی دعا قبول ہوئی اور وہ پیالہ ٹل گیا یعنی حضرت عیسیٰ کاٹھ پر مر کر ملعون نہ ہوئے۔ بلکہ زندہ نیچے اُترے اور اُس کے بعد لمبی عمر پائی۔ اور پھر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے۔

تازہ معلومات

کالانگیاں ریاست کپورتھلہ میں ایک بھینس کو بچہ پیدا ہوا جس کے دو سر چار کان۔ دو گھنٹہ زندہ رہ کر بچہ مر گیا۔ دوم۔ ایک مرغی کے انڈے سے بچہ پیدا ہوا جس کی تین ٹانگیں تھیں۔

رنگون سے ایک صاحب لکھتے ہیں۔ کہ یہاں دو ستارے دکھائی دیئے اُن میں سے ایک یک نکلا۔ وہ یک مغرب سے مشرق تک گھومتا ہوا چلا گیا پہلے صرف لکیر کے موافق معلوم ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ سب حروف ہو گیا۔ اور وہ حروف **رسول احمد**ؐ تھا۔

یوروپ کے ایک شہر کے اوپر ایک آگ کا گولا گھوم رہا ہے (نورافشاں)۔

تمباکو کا منحوس رواج دنیا میں کوئی چار سو سال سے جاری ہے۔ اس سے پہلے یوروپ ایشیا میں کوئی نہ جانتا تھا۔ کہ تمباکو کیا شے ہے۔ خود ہندوستان میں باوجود یہاں کی زراعت کے دو ارب دس کروڑ روپے کا تمباکو سالیانہ امریکہ سے ہندوستان کو آتا ہے تمباکو خواہ کسی صورت سے اور کسی عمر میں استعمال کیا جائے مضرت سے خالی نہیں حقہ پینے والی بچوں کی ہڈیاں کم بڑھتی ہیں بدن پر گوشت اچھی طرح نہیں آتا۔ رگیں کمزور ہو جاتی ہیں شہوت ہاضمہ خراب ہو جاتی ہے (رسالہ علم صحت)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے معزز احباب میں سے کوئی تمباکو کا استعمال نہیں کرتا بہت سے دوستوں نے جنکو پہلے عادت تھی۔ اس جماعت میں داخل ہو کر اسکو بالکل ترک کر دیا ہے جب کبھی حضرت کے حضور میں تمباکو کا ذکر آیا۔ آپ نے اسکے پینے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور اُسکو مکروہ فرمایا۔

یہ اندازہ لگایا ہے کہ اس وقت جس قدر اندھے دنیا میں موجود ہیں اُن میں پچاس فیصدی ایسے ہیں۔ جو سوزاک کی وجہ سے اندھے ہوئے ہیں (علم صحت) خلاف ورزی احکام الٰہی کا یہی نتیجہ ہے۔

گرین لینڈ کی ایک ویل مچھلی کا وزن ۸۸ ہاتھیوں کے برابر ہوتا ہے۔ مخلوق الٰہی کے عجائبات ہیں۔

موجودہ جنگ میں روسیوں کا خرچ دو کروڑ ۲۵ لاکھ ہفتہ وار ہوتا ہے۔ اور ہزاروں جانوں کا ضایع ہونا جدا۔ یہ آخری زمانہ کی علامت ہے۔

جان گرجر ایک شخص قماربازی کے سبب ایک سو بیس دفعہ سزا پا چکا ہے۔ اور اب پھر اُسی جرم پر جیل خانہ داخل ہوا۔ کاش کہ یہ استقامت کسی کو نیکی میں حاصل ہو۔ تو قرب الٰہی حاصل ہو جائے۔

اخبار انگلشمین کلکتہ میں لکھا ہے کہ کہا کرتے تھے کہ طاعون گند اور میل کچیل سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر اب کلکتہ میں تو طاعون امیروں کو ہی پکڑتی ہے۔ عذاب الٰہی کو کون روک سکتا ہے۔ غریب اور امیر سب گرفتار ہیں۔

تازہ رپورٹ کے مطابق کانگڑہ اور کلو میں تین ہزار جانیں تلف ہوئیں۔

ملک روس میں یہودی پھر پیٹ مار جا رہے ہیں اس قوم پر خدا تعالیٰ کا غضب مطابق پیشگوئی کے جو قرآن شریف میں درج ہے ایسا نازل ہو رہا ہے کہ ہر جگہ اُن کے واسطے ذلت کی مار پڑ رہی ہے۔ دنیا بھر میں کوئی سلطنت نہیں جو اُن کی حمایت کرے۔ ایک ملک سے جوتیاں کھائیں۔ دوسرے میں بھاگے گئے۔ دوسرے میں قتل ہوئے تیسرے میں بھاگے گئے۔ اس ذلت کی اصل بنا حضرت مسیحؑ کا انکار ہے

ہماری قوم اسلام کو
بھی ہوشیار ہونا
چاہیئے۔
اُن کی
درمیان بھی ایک مسیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مبارک منہ کے مبارک الفاظ معناً

(مرقومہ شیخ عبد الرحیم صاحب)

بوقت ۹ بجے آپ باہر تشریف لائے شیخ رحمت اللہ صاحب نووارد اور مولوی صاحبان اور دیگر احباب محفل موجود تھے۔ اِدھر اُدھر کی باتوں میں آپ نے فرمایا کہ ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بُزدل نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم پر مصیبتوں نے بار بار حملے کئے۔ مگر اُنہوں نے کبھی بُزدلی نہیں دکھائی۔ خدا تعالیٰ اُنکی نسبت فرماتا ہے **منھم من قضے نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا**۔ یعنی جس ایمان پر اُنہوں نے کمر ہمت باندھی تھی اُسکو بعض نے تو نبھا دیا اور بعض منتظر ہیں۔ کہ کب موقع ملے اور سرخرو ہوں۔ اور اُنہوں نے کبھی کم ہمتی اور بزدلی نہیں دکھائی۔

دعا کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ اِدھر کی جاتی ہے اور اُدھر جواب ملتا ہے۔ اس سے بڑھکر اور کیا راحت ہوسکتی ہے۔ اور یہی ایک مابہ الامتیاز امر ہوتا ہے جو مامورین اور دوسروں میں رکھ دیا جاتا ہے۔

فرمایا شیخ صاحب میں آپ کے لئے پانچ وقت دُعا کرتا ہوں۔ لیکن استجابت کا ایک وقت ہوتا ہے انسان کو بعض وقت ایک ہی سمت مقصود ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ مومن کے لئے دنیا اور آخرت میں سنوارنا چاہتا ہے اسلئے بعض وقت ابتلا آجاتے ہیں۔ جو بالآخر بابرکت ہوتے ہیں۔ بعض انسانی کمزوریوں کی علاج یہ مصایب ہوتے ہیں۔ انسان میں بیشک بعض کمزوریاں ایسی ہوتی ہیں جنکو یہ سمجھ نہیں سکتا۔ لیکن میری دعائیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ محل قبولیت تک پہونچتی ہیں وقت شرط ہے۔

پھر ایک طرف مخاطب ہوکر میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ لیکن کل کے امر میں میں نے خیال کیا۔ تو میں نے سمجھا۔ کہ شاید یہی اُمور میری دعا کی استجابت میں مانع ہوں مگر آپ کے لکھنے پر مجھے اصل واقعہ کی حقیقت معلوم ہوئی۔ دعا کی قبولیت میں تاخیر ڈالنے والے یا دعا کے ثمرات سے محروم کرنے والے بعض مکروہات ہوتے ہیں جنسے انسان کو بچنا لازم ہے۔

مصایب دنیا میں اگر آخرت میں موجب مدارج ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ تو ثواب ملتا دیکھکر بعض لوگ کہیں گے کہ کاش ہمارے وجود بھی قینچیوں سے کاٹے جاتے اور ہم بھی یہ سعادت حاصل کرتے۔ سب سے بڑھکر مصائب انبیاء پر آتے ہیں۔ ہمارے رسول صلعم کو دیکھو زندگی میں کیا کیا تکلیفیں اُٹھانی پڑیں غرضیکہ گھبرانا نہیں چاہیئے۔

ہمیں زلزلے کے متعلق پورا اطمینان ہے۔ **ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ**۔ ہماری اشتہارات کے شایع ہونے کے بعد الہام ہوا ہے جس سے خدا تعالیٰ کا ارادہ قطعی ثابت ہوتا ہے۔ ہمنے جو کچھ اخراجات ہزاروں تک خیمے وغیرہ منگوا کر کئے ہیں۔ وہ دھوکے کی بنا پر نہیں کئے۔ ہمیں خدا کی باتوں پر ایمان ہے۔ تاریخ کا مقرر نہ ہونا یا وقت کی کمی بیشی پیشگوئی کے ظاہر ہونے کی وقعت میں کچھ کمی نہیں ڈال سکتے۔

قرآن شریف میں **ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون** میں نہیں جانتا کہ عذاب کے نزول کا وقت قریب ہے یا بعید صاف بتاتا ہے۔ کہ ہر ایک عذاب کی مقررہ تاریخ نہیں بتائی جاتی۔

تعلیم الاسلام کالج

دو سال گذر چکے ہیں جب اس کالج کی بنیاد پہلے رکھی گئی تھی۔ اور ابھی تک پبلک کو اُسکی تعلیمی حالت کا صحیح اندازہ لگانیکا موقعہ ملا تھا۔ مگر سنہ ۱۹۰۵ء کی امتحان یونیورسٹی نے یہ ثابت کردیا ہے۔ کہ علاوہ دینی تعلیم اور تعلیم قرآن شریف کے جو اس کالج کے خاص اغراض میں سے ہے۔ یہاں کی معمولی تعلیم بھی اعلے درجہ کی ہے اور کالج سٹاف خصوصاً قابل تعریف ہے۔ اس سال اس کالج سے چار طالب علم امتحان ایف۔ اے میں شامل ہوئے تھے۔ جن میں سے تین کامیاب ہوئے جہاں عام طور پر ایف۔ اے کے امتحان میں ۳۰ فیصدی طالب علم پاس ہوتے ہیں۔ اور بڑے بڑے مشہور کالجوں میں بھی نصف کے قریب قریب ہی تعداد پاس شدگان کی ہے۔ ہمارے کالج کا نتیجہ ۷۵ فیصدی کامیاب بتاتا ہے۔

نئی فسٹ ایر کلاس ۱۵ مئی سے کھل گئی ہے اس لئے عام طور پر اطلاع دی جاتی ہے کہ جو طالب علم داخل ہونا چاہیں وہ پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج قادیاں سے خط وکتابت کرکے پراسپکٹس منگوا سکتے ہیں۔ زمانہ کی زہرناک ہواؤں کے اثر سے بچنے کے لئے یہ جگہ خدا کے فضل سے نہایت عمدہ ہے۔

عمارت کے سلسلے کو بھی وسیع کرنا پڑا ہے اور مدرسہ اور بورڈنگ ہوس کے نئے کمرے بنوانے پڑے ہیں۔ اس لئے سب دوستوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ فراہمی چندہ میں خاص طور پر کوشش کریں۔

ماہوار چندوں میں بہت تساہل ہو رہا ہے سب احباب اپنے اپنے بقایا کو جلدی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ چندہ بھیجتے وقت یہ اطلاع ساتھ دیا کریں۔ کہ کس کس ماہ کا چندہ ہے۔ ترسیل زر بنام امین صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام ہونی چاہیئے۔

مسکین فنڈ اور **یتیم فنڈ** کیطرف جماعت کی بہت بڑی توجہ درکار ہے۔ اگر ان مدات میں **خیرات صدقات زکوٰۃ** وغیرہ کا روپیہ سب احباب کی طرف سے آنا شروع ہوجاوے تو بہت سے مستحق فایدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ ابتک یہ فنڈ بہت کمزوری کی حالت میں ہیں۔ اور خاص توجہ کل جماعت کی چاہتے ہیں۔

ضرورت ہے

ایک جونیر ٹرینڈ ٹیچر کی جو ایف۔ اے پاس ہو۔ ایک ورزش ماسٹر کی جو سند یافتہ ہو۔ خط وکتابت بنام **ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول** ہونی چاہیئے

خاکسار

محمد علی سیکرٹری مینجنگ کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیاں +

نوٹ از ایڈیٹر:۔ اس بات کا بیان کرنا فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اس کالج کے پرنسپل جناب مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیں۔ جو کہ انگریزی کے پڑھانے میں ایک بے نظیر اُستاد ہیں۔ اور ریاضی کے پروفیسر حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ہیں جنکے نام نامی سے تمام احباب بخوبی واقف ہیں۔

دلچسپ اخبار

مابین امیر افغانستان اور سرکار انگریزی جو تازہ معاہدہ ہوا ہے اُس میں صرف یہی ہے کہ امیر اور انگریزوں کے درمیان جو معاہدہ دوستی امیر عبد الرحمٰن نے کیا تھا وہی قایم رہے گا۔ اور علاوہ اس کے موجودہ امیر صاحب کو خط وکتابت میں **ہز میجسٹی کنگ آف افغانستان** یعنی حضور شاہ افغانستان لکھا جائے گا۔

نشان زلزلہ

ضلع لائل پور میں تازہ زلزلہ کے ثبوت میں دو خطوط ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہائے انبیاء و مرسلین

آج رات کو قریب دس گیارہ بجے رات کے ایک سخت زلزلہ اس جگہ محسوس ہوا۔ میرے خیال میں پہلے سے سخت ہے۔ کیونکہ پہلے زلزلے کا کوئی نشان بباعث ... نہ ہونے کے نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن اب اس زلزلے سے مسافرخانہ پختہ عمارت والے کی دیوار پھٹ گئی ہے۔ جو ظاہر کرتی ہے۔ کہ یہ زلزلہ پہلے سے زیادہ سخت ہے۔ ربنا آمنا فاکتبنا مع الشاہدین۔

عبداللہ خان احمدی نمبردار بہلول پور ۱۳-۵

جناب من۔ تسلیم۔ ۱۲ر۔مئی ۱۹۰۵ء کی رات کو قریباً نصف شب کے زلزلہ محسوس ہوا۔ صرف دو دھکے پہلا شمالاً جنوباً دوسرا جنوباً شمالاً۔ چونکہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء والا زلزلہ بھی اس جگہ یا اس نواح میں اس قدر محسوس نہیں ہوا۔ جس قدر کہ پہاڑی مقامات معلومہ میں سنا گیا۔ اسی نسبت سے اگر قیاس کیا جاوے۔ تو یہ زلزلہ بھی ایک سخت آفت کہلانے کا مستحق ہے۔ معتبر۔ شہادت کے ذریعے سے سنا گیا۔ کہ یہ زلزلہ لائل پور میں بھی جو اس مقام سے ۱۰ کوس کی مسافت پر ہے قدرے محسوس ہوا

چونکہ رات کا وقت تھا۔ اور رات آدھی کے قریب گذر چکی تھی۔ خلق خدا خواب میں تھی۔ اگر بعض احباب نے نہ معلوم کیا ہو۔ یا کم و بیش معلوم ہوا۔ تو تعجب نہیں۔ بہرحال زلزلے کے وقوع میں انکار نہیں ہو سکتا۔ خود یہ بندہ بمعہ اہل خانہ بوجہ بیمارداری کے جاگتا تھا۔ سچ ہے (جس سر بیتے سو جانے کون جانے پیڑ پرائی) ہم تو جھٹ کہدینے کو طیار ہیں۔ کہ ۴۔ اپریل والا زلزلہ بھی کوئی سخت نہ تھا۔ پوچھے آدمی بھاگسو سے ڈلہوزی سے ریلو وغیرہ سے زلزلہ تو بے شک آیا اور واقعی آیا۔ مگر لاکھ لاکھ شکر و احسان خداوند کریم کا ہے۔ جس نے ان غریبوں کو امان میں رکھا۔ دعا فرماویں۔ کہ مالک حقیقی اپنے حفظ و امن میں رکھے۔ فی الحال۔ شامت اعمال ماست صورت زلزلہ العامت۔ زیادہ نیاز

آپ کا تابعدار ایشر داس مدرس ورنیچ پوسٹ ماسٹر بہلول پور چک ۱۳۰-۱۲۷ آبادی نو شہر جناب۔ ضلع لائل پور

اخبار سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے کہ گذشتہ زلزلہ ایک عالمگیر زلزلہ تھا۔ یورپ کے ممالک فرانس اٹلی سوئٹزرلینڈ۔ انگلینڈ۔ ویلز سب جگہ محسوس ہوا ہے۔ اور ایسا سخت کہ لوگ نہایت ہی خوف زدہ ہو گئے

جھنگ۔ خاص چنیوٹ ضلع جھنگ میں ۱۱-۱۲ مئی کی شب کو ایک اور دو کے درمیان ایک ایسا تیز جھکولہ زلزلہ کا آیا تھا۔ جس کے صدمہ سے انسان تو شاید کوئی بے خبر سوتا رہا ہو۔ عام جانور بھی چلا کر اڑ گئے تھے" ... تین سکینڈ تک زلزلہ رہا۔ آواز پر شور تھی۔ رفتار جنوباً شمالاً۔ اکثر آدمی گھر چھوڑ کر جنگل بھاگ گئے تھے (اخبار عام ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء

کراچی میں چار مئی ۱۹۰۵ء کی صبح کو سطح سمندر پر کروڑوں مچھلیاں مردہ پڑی نظر آئیں۔ پانی کا رنگ سفید تھا۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ تہ آب میں آتش فشانی ہوئی ہوگی۔ مچھلیاں سمندر سے نکالکر دفن کی گئیں

تعبیر الرؤیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ مخدومی مکرمی استاذی و حبی فی اللہ جناب مفتی صاحب دام اقبالہٗ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میں اپنی ایک خواب تحریر کرتا ہوں۔ یہ خواب معہ تعبیر درج اخبار گوہربار خود فرما کر ممنون فرماویں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں

۱۵۔ مئی ۱۹۰۵ء کی صبح کو یعنے نماز فجر ادا کرنے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھ لگ گئی۔ بحالت خواب دیکھا۔ کہ ایک وسیع کھلا میدان ہے۔ وہاں ایک نہایت لطیف بسترہ والا پلنگ پڑا ہے۔ جس کے اوپر ایک مصفا سفید چادر بچھی ہے۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ تشریف رکھتے ہیں۔ اس کے قریب ایک چھوٹی چارپائی ہے۔ جس پر آپ (یعنے مفتی صاحب) بیٹھے ہوئے ہیں اس چارپائی پر بھی پلنگ کیطرح سفید چادر بچھی ہوئی ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی بڑا اہم کام درپیش ہے۔ جس سے میری طبیعت میں کچھ تشویش سی پیدا ہو رہی ہے۔ اور دل میں تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ اس اثناء میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زبان در فشاں سے فرمایا۔ کہ قرآن مجید سے مجھے سورت الدہر نکال دو۔ میں اس کو پڑھونگا۔ تو اس سے یہ مشکل حل ہو جائیگی ناچیز نے باادب عرض کیا۔ کہ حضور عاجز یہ سورہ نکال دیتا ہے۔ خواب میں وہ رات کا وقت معلوم ہوتا ہے اور کچھ دھندلی سی روشنی ہے۔ میں نے غرض بالا کے لئے ایک قرآن مجید لیا ہے۔ لیکن کافی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے الفاظ کلام مجید بخوبی پڑھ نہیں سکتا۔ اس مشکل کے پیش آنے سے دل تنگ آیا ہے۔ پھر اس سورت کا مقام یاد کر کے عرض کیا ہے۔ کہ یہ سورہ ۲۹ پارہ کی سب سے آخری ربع کی یا سب سے اول ربع کی سورت ہے۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب دو کاتب بیٹھے ہیں۔ کسی کتاب کی کاپی لکھ رہے ہیں۔ اور ان دونوں کے پاس دو بڑے چراغ ہیں۔ کتاب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معلوم ہوتی ہے۔ میں ان کاتبوں کے پاس گیا۔ اور دیکھا۔ کہ شروع میں تبارک الذی لکھا ہوا ہے۔ اس پر عاجز نے حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور عرض کیا۔ کہ سورۃ الدہر ۲۹ سیپارہ کے آخر میں ہے۔ کیونکہ اس سورت کے اول میں تبارک الذی ہے

پھر میں نے اور زیادہ سوچا۔ تو یاد آیا۔ کہ سورت الدہر کے بعد عم یتساءلون ہے۔ اور عم یتساءلون سے تیسواں سیپارہ شروع ہوتا ہے۔ اس واسطے سورۃ الدہر ضرور ۲۹ سیپارہ کی آخری سورت ہے۔ میرے دل میں آیا۔ کہ سورۃ الدہر مجھے یاد ہے۔ حضرت اقدسؑ کے حضور سنا دوں۔ پھر خیال آیا۔ کہ حضور علیہ السلام نے صرف بتانے کے واسطے فرمایا ہے۔ سنانے کے واسطے نہیں فرمایا۔ جس قدر حکم ہے۔ اس کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ اس سے تجاوز مناسب نہیں ہے۔ زاں بعد بیداری ہو گئی۔ والسلام۔ ۱۸۔ مئی ۱۹۰۵ء

عاجز فتح محمد سٹوڈنٹ۔ ایف اے۔ کلاس تعلیم الاسلام کالج قادیان

تعبیر۔ حضرت کی خدمت میں یہ رؤیا فتح محمد نے خود ہی عرض کیا تھا۔ فرمایا۔ مبشر ہے۔ تبارک الذی سے مراد برکات الٰہی ہیں۔ اور عم یتساءلون سے مراد اس وقت کے منکرین کے اعتراضات ہیں۔ ایڈیٹر

درخواست دعا

برادرم محمد تقی صاحب احمدی مدرس اول ریاضی مدرسہ سرہند درخواست کرتے ہیں۔ کہ ناظرین اخبار بدر میرے لئے دعا فرماویں۔ کہ خداوند کریم مجھے دنیاوی و دینی ابتلاؤں سے اپنے حفاظت میں رکھے۔ آمین۔ والسلام

برادرم محمد عبدالہادی صاحب قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ اس کے لئے سب احمدی احباب کی خدمت میں استدعا ہے۔ کہ ان کے لئے دعا مغفرت کی جائے اور نماز جنازہ پڑھی جاوے۔

ایک سیّاح قادیان کے خیالات

جس نوجوان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملاقات کے واسطے قادیان آنے کا ذکر اور حضرت کی تقریر ہم نے اخبار بدر مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۰۸ء میں درج کی تھی۔ اس نے اپنی رائے قادیان کے متعلق اخبار وکیل امرتسر میں چھاپی ہے۔ جو یہاں نقل کی جاتی ہے

میں نے اور کیا دیکھا؟ قادیان دیکھا۔ مرزا صاحب سے ملاقات کی۔ مہمان رہا۔ میرزا صاحب کے اخلاق اور توجّہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ میرے مونہہ میں حرارت کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے۔ اور میں شور غذائیں کھا نہیں سکتا تھا میرزا صاحب نے (جبکہ دفعتاً گھر سے باہر تشریف لے آئے تھے) دودھ اور پاؤ روٹی تجویز فرمائی

آجکل مرزا صاحب قادیان سے باہر ایک وسیع اور مناسب باغ میں (جو خود انہیں کی ملکیت ہے) قیام پذیر ہیں۔ بزرگان ملت بھی وہیں ہیں۔ قادیان کی آبادی تقریباً ہزار آدمیوں کی ہے۔ مگر رونق اور چہل پہل بہت ہے نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی شاندار اور بلند عمارت تمام بستی میں صرف ایک ہی عمارت ہے۔ راستے کچے اور نا ہموار ہیں بالخصوص وہ سڑک جو بٹالہ سے قادیان تک آئی ہے۔ اپنی نوعیت میں سب پر فوق لے گئی ہے۔ آتے ہوئے یکہ میں مجھے تکلیف ہوئی تھی۔ نواب صاحب کے رتھنے لوٹتے وقت اس میں نصف کی تخفیف کر دی۔ اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل میں موجزن نہ ہوتا۔ تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی میں آگے نہ بڑھ سکتا۔

اکرام الضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سلوک کیا۔ اور مولانا حاجی حکیم نور الدین صاحب جن کے اسم گرامی سے تمام انڈیا واقف ہے۔ اور مولانا عبد الکریم صاحب جنکی تقریر کی پنجاب میں دہوم ہے۔ مولوی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر جنکی تحریروں سے کتنے انگریز یورپ میں مسلمان ہو گئے ہیں۔ جناب میر ناصر نواب صاحب دہلوی جو میرزا صاحب کے خسر ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ مولوی یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم۔ جناب شاہ سراج الحق صاحب وغیرہ وغیرہ پرلے درجہ کی شفقت اور نہائیت محبت سے پیش آئے افسوس مجھے اور اشخاص کا نام یاد نہیں۔ ورنہ میں انکی مہربانیوں کا بھی شکریہ ادا کرتا

میرزا صاحب کی صورت نہائیت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں ایک خاص طرح کی چمک اور کیفیت ہے۔ اور باتوں میں ملائمت ہے طبیعت منکسر مگر حکومت خیز۔ مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری شان نے انکساری کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا تبسم ہیں۔ رنگ گورا ہے بالوں کو حنا کا رنگ دیتے ہیں۔ جسم مضبوط اور محنتی ہے سر پر پنجابی وضع کی سپید پگڑی باندھتے ہیں۔ سیاہ یا خاکی لمبا کوٹ زیب تن فرماتے ہیں۔ پاؤں میں جراب اور دیسی جوتی ہوتی ہے۔ عمر تقریباً ۶۶ سال کی ہے

مرزا صاحب کے مریدوں میں میں نے بڑی عقیدت دیکھی اور انہیں بہت خوش اعتقاد پایا۔ میری موجودگی میں بہت سے معزز مہمان آئے ہوئے تھے۔ جنکی ارادت بڑے پایہ کی تھی اور بے حد عقیدت مند تھے

مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ایک ادنےٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر ان الفاظ نے مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا۔ "ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں" (اس وقت کا تبسم ناک چہرہ اب تک میری آنکھوں میں ہے)

میں جس شوق کو لے کے گیا تھا۔ ساتھ لایا اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے۔ واقعی قادیان نے اس جملہ کو اچھی طرح سمجھا ہے کہ "حسن خُلقک وتو مع الکفار" ؏ (میرزا صاحب کے خیالات کے متعلق عنقریب میری تحریر شائع ہوگی۔ اس مضمون میں صرف میں نے وہاں کے برتاؤ کو دکھایا ہے)

میں نے اور کیا دیکھا؟ بہت کچھ دیکھا۔ مگر قلمبند کرنیکا موقع نہیں۔ سٹیشن جانے کا وقت سر پہ آچلا ہے پھر کبھی بتاؤں گا کہ میں نے کیا دیکھا۔

راقم ۔ا۔ ہ دہلوی

حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا اشتہار

اشتہار پانسو روپیہ (منقول از الحکم)

مشتہر ہذا اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ ۷۔ دسمبر ۱۸۷۷ء کی وکیل ہندوستان وغیرہ اخبار میں لائق و فائق آریہ سماج والوں نے بابت روحوں کے اصول اپنا یہ شائع کیا ہے کہ ارواح موجودہ بے انت ہیں۔ اور اس کثرت سے ہیں کہ پرمیشور کو بھی انکی تعداد معلوم نہیں۔ اسی واسطے ہمیشہ مکتی پاتے رہتے ہیں اور پاتے رہیں گے۔ مگر کبھی ختم نہیں ہو دیں گے۔ تردید ہم نے ۹۔ فروری سے ۹ مارچ تک سفیر ہند کے پرچوں میں بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اصول مذکور سراسر غلط ہے۔ اب بطور اتمام حجت کے یہ اشتہار تعدادی پانسو روپیہ معہ جواب الجواب باوانارائن سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سماج کے تحریر کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائیز شرعی کرتا ہوں۔ اگر کوئی صاحب آریہ سماج والوں میں سے بپابندی اصول مسلمہ اپنے کے کل دلائل مندرجہ سفیر ہند و دلائل مرقومہ جواب الجواب مشمولہ اشتہار ہذا کے توڑ کر یہ ثابت کر دے۔ کہ ارواح موجودہ سوا چار ارب کی مدت میں کل دورہ اپنا پورا کرتے ہیں۔ بے انت ہیں اور ایشور کو تعداد ان کا نا معلوم رہا ہوا ہے۔ تو میں اس کو مبلغ پانسو روپیہ نقد بطور انعام کے دوں گا۔ اور در صورت توقف کے شخص مثبت کو اختیار ہوگا۔ کہ بمدد عدالت اختیار کر لے۔ لیکن واضح رہے۔ کہ اگر کوئی صاحب سماج مذکور میں سے اس اصول سے منکر ہو۔ تو صرف انکار طبع کرانا کافی نہ ہوگا۔ بلکہ اس صورت میں بہ تصریح لکھنا چاہیئے کہ پھر اصول کیا ہوا۔ آیا یہ بات ہے۔ کہ ارواح ضرور کسی دن ختم ہو جائیں گے۔ اور تناسخ اور دنیا کا ہمیشہ کے واسطے خاتمہ ہو گا۔ یا یہ اصول ہے کہ خدا اور روحوں کو پیدا کر سکتا ہے یا یہ کہ بعد مکتی پانے سب روحوں کے پھر ایشور انہیں مکتی یافتہ روحوں کو کیڑے مکوڑے وغیرہ مخلوقات بنا کر دنیا میں بھیجدیگا یا یہ ارواح اگرچہ بے انت نہیں۔ اور تعداد ان کا کسی حد و معین میں ضرور محصور ہے۔ مگر پھر بھی بعد نکالے جانے کے باقی ماندہ اتنے کے اتنے ہی بنے رہتے ہیں۔ نہ مکتی والوں کی جماعت جنمیں یہ تازہ مکتی یافتہ جا ملتے ہیں۔ اس بالائی آمدن سے پہلے کچھ زیادہ بن جاتے ہیں اور نہ یہ جماعت جسنے کسی قدر ارواح نکل گئے بعد اس خرچ کے کچھ کم ہوتے ہی غرض جو اصول ہو بہ تفصیل مذکورہ مفصل لکھنا چاہیئے

المشتہر میرزا غلام احمدؐ رئیس قادیان عفی اللہ عنہ ۲ مارچ ۱۸۷۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجکو ایک احمدی بھائی جو کہ انٹرنس پاس شدہ ہو کی ضرورت ہے۔ عـــہ دس روپیہ ماہوار اور خوراک اپنے ساتھ دی جائے گی۔ براہ مہربانی آپ کے خیال میں اگر ایسے صاحب کوئی ہوں۔ تو بہتر ورنہ بدر میں اعلان فرمادیں والسلام

خاکسار سید ناصر شاہ سب اوورسیئر آف سیر ریاسی براہ جموں